احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 14- اکتوبر 1999ء - 4 رجب 1420 ہجری- 14 اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 233

عاجزی وانکساری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ

(کنز العمال جلد 2 ص 25)

کہ جب بندہ عاجزی و فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کرلیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار' عاجزی' فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں (اللهم صل علے محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم)

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہروقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا۔ بس بیچارے خدمت گاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 637 تا 638)

ماہر سرجن اور ماہر امراض ہڈی وجوڑ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب ماہر سرجن اور مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب ماہر امراض ہڈی و جوڑ مورخہ 99-10-17 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ربوہ کے سوئمنگ پول کا حسین ثمرہ

عزیزم مکرم منور لقمان نے سیف گیمز پندرہ سو میٹر میں کانسی کا تمغہ حاصل کرلیا

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم منور لقمان احمد صاحب ابن مکرم محمد یوسف ناصر صاحب سابق کارکن تحریک جدید نے' کھٹمنڈو نیپال میں 25 ستمبر سے 4۔ اکتوبر 1999ء تک منعقد ہونے والی آٹھویں سیف گیمز میں 15 سو میٹر تیراکی میں پاکستان کی طرف سے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ الحمدللہ۔

عزیز موصوف کا اس میں ریکارڈ 19 منٹ 27 سیکنڈ تھا جو کہ انہوں نے بہتر بنا کر 18.56 منٹ کر لیا۔

عزیز موصوف پاکستانی پیراکوں کے دستے میں شامل تھے اور یہ ان کا پہلا بین الاقوامی مقابلہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی بخشی۔ یہ مقابلہ 30 ستمبر بروز جمعرات منعقد ہوا عزیز منور لقمان کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ربوہ کے سوئمنگ پول کا حسین ثمرہ ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خواہش کی تکمیل میں ربوہ میں یہ سوئمنگ پول بنایا گیا تھا۔ عزیز منور لقمان نے 1993ء میں اسی سوئمنگ پول سے اپنی ٹریننگ کا آغاز کیا اور پہلے ہی انٹرنیشنل مقابلے میں تمغہ حاصل کرنے کا اعزاز پایا ہے۔ پاکستان کی طرف تیراکی کے مقابلوں میں 12 کھلاڑی بھیجے گئے۔ عزیز منور لقمان انفرادی تمغہ جیتنے والے تیسرے پاکستانی کھلاڑی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ 13: اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔

احباب کرام بھرپور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو جلد از جلد مکمل اور کامل صحت عطا کرے' کام کرنے والی طویل عمر سے نوازے اور آپ کو ہر لحظہ وہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

عرفانِ حدیث نمبر 23

امانت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی امانت ہو اسے ادا کرو اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے تو اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کر۔

(سنن ترمذی کتاب البیوع)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس شخص کو امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے

عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو امانت دار ہیں۔ کوئی شخص اگر ہماری امانت رکھتا ہے تو ہم اس کی امانت رکھیں گے اور کوئی ہماری امانت واپس کرتا ہے تو ہم اس کی امانت واپس کریں گے مگر اگر کسی نے ہم سے خیانت کی تو پھر ہمارا حق ہے کہ ہم اس سے بھی خیانت کریں۔ یہ جھوٹ ہے۔ یہ مضمون کا ایک لطیف حصہ ہے جو حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے ہم پر روشن فرمایا کہ امانت دار خیانت کر ہی نہیں سکتا۔ یہ وہ مضمون ہے کہ **امانت اور خیانت اکٹھے ایک دل میں نہیں رہ سکتے۔** اس لئے کوئی اس سے خیانت کرے بھی تو وہ خیانت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ بات ہو تو پھر بہت سے دھوکے جو روزمرہ کی اقتصادی زندگی میں انسان کو ہوتے ہیں ان کا ہونا بھی ممکن نہیں رہتا۔

اقتصادی زندگی میں لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں تو یہ سمجھ کر کہ اس نے دیا ہے تو ہم بھی دے سکتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ **دھوکہ کے نتیجے میں دھوکہ دینا جائز نہیں اور خیانت کے نتیجے میں خیانت کرنا جائز نہیں۔** حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسے فریق سے جس سے معاہدہ کیا ہو اس سے اس وجہ سے بھی خیانت نہیں کی کہ اس نے خیانت کی تھی۔ جب یہ علم ہوا کہ خیانت کی ہے تو اس پر حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے وہ عہد توڑ دیا جو دونوں کو کسی خاص معاہدے کے لئے پابند کرتا تھا۔ فرمایا تم ایسے فریق نہیں ہو کہ تم سے عہد جاری رکھا جا سکے۔ خائن کا یہ بدلہ ہے۔ اگر کوئی خیانت کرتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان جو معاملہ تھا، جو ہم نے عہد باندھا ہوا تھا، یہ عہد ٹوٹ گیا۔ اب تم اپنا معاملہ کرو جس سے چاہو مگر اس کے باوجود اس سے خیانت کا حق نہیں رکھتا۔ **کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی سے ادنیٰ بھی خیانت نہیں کی یعنی اپنے دشمن سے بھی جو خائن تھا اس سے بھی خیانت سے پیش نہیں آئے۔**

اب امانت کے جو باریک پہلو ہیں ان پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، یہ سنن ابی داؤد کی حدیث ہے (-) حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی شخص بات کر کے پلٹ جائے تو وہ بات امانت ہے۔ اب یہ بات چھوٹی سی ہے لیکن بہت گہری ہے اور اسے سمجھانا پڑے گا کیونکہ میں نے بھی کچھ دیر غور کے بعد بات سمجھی کہ آنحضور ﷺ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ جب آپ ایک دوسرے سے بات کر رہے ہوں تو اگر کوئی درستی کرنے والی تھی تو آپ کا فرض ہے کہ اس وقت درستی کر دیں کیونکہ جب آپ اس بات کو چھوڑ دیں گے تو وہ بات پھر آپ کی بات بنے گی، جو اس کے دماغ میں باقی رہ جائے گی وہ اس کے پاس امانت ہے۔ وہ اس بات کا دین دار ہے کہ وہ بات اتنی ہی بیان کرے جتنی آپ نے بیان کی تھی لیکن باتوں کے دوران بعض دفعہ انسان کو یاد آجاتا ہے کہ یہ بات اس طرح نہیں اس طرح ہے، اس وقت لازم ہے کہ آپ وضاحت کر دیں۔ کیونکہ جب مجلس ختم ہوئی، یعنی جب ایک انسان نے وقتی طور پر یا مستقل طور پر، اس شخص سے جدائی کر لی تو جو بات آخری اس کو کہی گئی ہے وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اسی بات کو آپ کی طرف منسوب کرے۔ کئی دفعہ ایسے دو لوگ ہوتے ہیں جو بات کہہ دیتے ہیں اور الگ ہو جاتے ہیں اور پھر اس بات کے اندر کچھ خرابیاں نکلتی ہیں۔ چنانچہ وہ شخص جب بات بیان کرتا ہے تو کہتے ہیں غلط کہہ رہا ہے میں نے یہ بات نہیں کہی تھی حالانکہ وہ خود غلط کہہ رہے ہوتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے وضاحت نہیں کی تھی اس لئے جس نے جو بات جیسی سمجھی، جیسی اسے سمجھائی گئی اتنی بات تو آپ کی طرف منسوب کرنے کا حق رکھتا ہے۔ نہ اس سے زیادہ نہ کم۔

اس ضمن میں بعض مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں اور وہ مسائل بھی ایسے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی ہے۔ مثلاً جب آپ بات کر رہے ہیں تو بات کرنے کے وقت کون سا حق قائم ہوتا ہے، کس پر حق قائم ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجالس کا قیام امانت سے ہے۔ سوائے تین مجالس کے۔ اب یہ ایک بہت ہی اہم بات ہے۔ جس پر عمل کرنے کی بے انتہا ضرورت ہے۔ جب آپ ایک بات کہہ دیں وہ امانت ہو گئی تو اس کا یہ بھی تو مطلب ہے کہ ایک مجلس میں جو بات، جو منصوبہ بنایا جائے وہ بھی امانت ہو گئی یہ اس کا ایک طبعی نتیجہ نکلتا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر کوئی کسی قسم کا منصوبہ بنا رہا ہو جس نے وہ بات سنی ہو وہ امین ہو جائے گا اور وہ اسے آگے ظاہر کر ہی نہیں سکتا۔ یہ خطرہ ہے۔ آنحضرت ﷺ دیکھیں کتنی باریکیوں سے ان خطرات پر آگاہ ہیں اور ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ ان خطرات میں مبتلا نہیں ہونا۔

(روزنامہ الفضل 2 نومبر 98ء)

نقشِ نو

اک قطرہ خونِ دل کا اگر نیر بن سکے
کیوں نہ بھلا وہ اخترِ تقدیر بن سکے!

وہ سوز اشک میں ہو کہ جس کے اثر سے ہاں
پہلی پگھل کے اک نئی زنجیر بن سکے

خیرہ ہو چاند کی نظر تارے ہوں ماند ماند
تیری نگہ جو مطلعِ تنویر بن سکے

دکھ زید کا ہو بکر کے دل سے جڑا ہوا
آؤ بنائیں یہ اگر تصویر بن سکے

ہر دل ہے جیتنا مجھے رونے سے کیوں رُکوں
نالہ ہی جب کہ موجبِ تسخیر بن سکے

عبدالسلام اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

﴿یہ قصص عجیب و غریب ہیں یہ محبتوں کے نصیب ہیں﴾

قسط دوم آخر

حضرت مصلح موعود سے جماعت کی فدائیت اور اخلاص کے نظارے

نقرس کی تکلیف

1945ء میں حضور کو نقرس کی تکلیف ہو گئی۔ درد کی شدت کی وجہ سے نیند غائب ہو گئی۔ گھٹنے میں بھی تکلیف ہو گئی اور ورم آ گیا۔ بخار بھی ہو گیا۔ حضور کی علالت طبع کے اس موقع پر بھی احباب جماعت تڑپ اٹھے اور اپنے محبوب امام کے لئے دعاؤں کا نذرانہ لے کر حاضر رہے اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے گڑگڑائے۔

الفضل سے اس ضمن میں صرف ایک اقتباس پیش ہے الفضل اپنی 6 دسمبر 1945ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے احباب جماعت انفرادی طور پر اور مجموعی رنگ میں حضور کی کامل صحت کے لئے صدقات اور دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ عبدالرحمان صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کپورتھلہ لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے مجموعی دعا نہایت بے قراری اور اضطراری رنگ میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے کی اور ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔

(2) چوہدری اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔ بروز جمعہ احباب جماعت نے حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی اور پچاس روپے احباب جماعت کی طرف سے ناظر صاحب ضیافت قادیان کی خدمت میں صدقہ کرنے کے لئے ارسال کئے گئے۔

(3) محترمہ آمنہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخ پور لکھتی ہیں۔ ممبرات لجنہ نے ایک بکرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے بطور صدقہ دیا۔

(4) مولوی غلام علی صاحب اٹھوال سے لکھتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کاملہ کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا اور مجموعی طور پر لمبی دعا کی۔

اس قسم کے متعدد اعلانات اس دور کے الفضل میں محفوظ ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ نے بھی اس موقعہ پر حضور کی بحالی صحت کے لئے صدقات کا سلسلہ شروع کیا۔ ان میں سے چند کی مساعی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری

(1) مجلس دارالبرکات قادیان نے ایک بکرا صدقہ دیا اور کچھ رقم غربا میں تقسیم کی۔
(الفضل 16 نومبر 1945ء ص1)

(2) مجلس حلقہ دارالفضل قادیان نے ایک بکرا صدقہ دیا، محلہ کے غربا میں کافی رقم تقسیم کی۔ بعض خدام نے روزہ رکھا۔

(3) مجلس دارالرحمت قادیان نے ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ اس کے علاوہ بیس روپے کی رقم بھی دی گئی۔
(الفضل 21 نومبر، یکم و 17 دسمبر 1945ء ص1)

(4) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ قادیان کے تمام طلباء نے روزہ رکھا اور ایک ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔

(5) مجلس میک ورکس قادیان نے دو بکرے صدقہ کئے اور کچھ نقدی غرباء میں تقسیم کی۔
(الفضل 4 دسمبر 1945ء)

(6) مجلس اٹھوال نے ایک بکرا صدقہ کیا۔
(الفضل 6 دسمبر 1945ء ص2)

(7) مجلس حلقہ سٹار ہوزری ورکس قادیان نے ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔

(8) مجلس نئی دہلی نے دفتر مرکزیہ میں 50 روپے کی رقم صدقہ و خیرات کے لئے ارسال کی جس سے دو بکرے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے اور باقی روپیہ کے غرباء کو پارچات دیئے گئے۔
(الفضل 12 دسمبر 1945ء ص2)

(9) مجلس حلقہ احمدیہ ہوسٹل لاہور نے 22 روپے کی رقم ناظر صاحب ضیافت قادیان کی خدمت میں بطور صدقہ غرباء و مساکین میں تقسیم کرنے کے لئے ارسال کی۔
(الفضل 15 دسمبر 1945ء ص2)

(10) مجلس کنری نے چار بکرے صدقہ دیئے۔
(الفضل 10 جنوری 1946ء ص2)
(بحوالہ تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد 1 ص 545)

حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ

1954ء کا انتہائی الم ناک واقعہ سیدنا حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر ایک بدبخت شقی القلب کی طرف سے قاتلانہ حملہ کا دلخراش حادثہ ہے جس نے احمدیوں کے قلوب کو ہلا کر رکھ دیا۔

واقعہ یہ ہوا کہ 10 مارچ 1954ء کو حضور عصر کی نماز پڑھا کر بیت مبارک ربوہ سے نکلے ہی تھے کہ ایک شخص عبدالحمید نے حضور پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ حضور کی گردن مبارک پر تین انچ لمبا زخم آیا۔ حملہ آور کو گرفتار کر کے پولیس کے سپرد کر دیا گیا۔

امام مظلوم پر حملہ کی اطلاع بجلی کی طرح پورے ربوہ میں پھیل گئی۔ ایک حشر تھا جو بپا ہو گیا ایک قیامت تھی جو ٹوٹ پڑی۔ سینکڑوں احباب دیکھتے ہی دیکھتے احاطہ بیت مبارک میں جمع ہو گئے۔ ہر آنکھ گریاں اور ہر دل بریاں تھا۔ اور سبھی حضور کی حالت معلوم کرنے کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ جب اس روز مغرب کی نماز باجماعت پڑھی گئی تو ہر بیت گریہ و بکا اور خشوع و خضوع کا دردناک منظر پیش کر رہی تھی۔ یہ رات جس درد و کرب اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ گزری اس کا صحیح نقشہ صرف حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل شعر سے ہی کھینچا جا سکتا ہے۔

اندریں وقت مصیبت چارۂ مابیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

یعنی اس مصیبت کے وقت ہم غریبوں کا علاج سوائے صبح کی دعا اور سحری روزے کے اور کچھ نہیں۔ ربوہ سے باہر پاکستان اور بیرونی دنیا تک اس ناپاک اور بزدلانہ حملہ کی خبر پاکستان ریڈیو، بی بی سی لندن اور بعض دیگر ممالک کے ریڈیو نے آناً فاناً پہنچا دی۔ جس نے دنیا بھر کے احمدیوں میں زبردست تشویش و اضطراب کی لہر دوڑا دی۔ جماعتوں میں صدقات اور قربانیوں کا وسیع سلسلہ جاری ہو گیا اور ہر ملک کے احمدی نہایت زخم رسیدہ دل کے ساتھ اپنے پیارے امام کی سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔

اس موقع پر دنیائے احمدیت نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی ذات بابرکات سے جس بے نظیر اور والہانہ عقیدت و محبت کا نمونہ دکھایا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے گوشہ گوشہ سے ٹیلیفون اور تاروں کا تانتا بندھ گیا۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد جوابی تاروں کی تھی جن میں فوری جواب مانگا گیا تھا۔ اور یہ سلسلہ کئی دنوں تک برابر جاری رہا۔ مختلف ممالک سے 11۔ مارچ کو جو تار موصول ہوئے ان میں سے چند ایک کا ذکر کرنا مناسب ہو گا۔

انڈونیشیا جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے اپنے اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔

مشرقی پاکستان جماعت احمدیہ بوگرہ نے حضور کی درازیٔ عمر کی دعا کرتے ہوئے تار دیا۔

جرمنی چوہدری عبداللطیف صاحب مربی جرمنی نے ہمبرگ سے اپنے اضطراب کا اظہار کیا اور حضور کی صحت دریافت کی۔

برما خواجہ بشیر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ رنگون کی طرف سے حضور کی صحت کے متعلق دریافت کیا اور لکھا کہ ہم حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔

سنگاپور سائق فاروق صاحب نے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ ہم حضور کی جلد شفایابی اور لمبی عمر کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

سیلون لنکا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کولمبو نے لکھا کہ ہمیں اس خبر سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پر فضل و رحم فرمائے اور صحت کے ساتھ لمبی عمر بخشے۔ نیز درخواست کی کہ حضور کی صحت کے متعلق روزانہ اطلاع دی جایا کرے۔

کینیا کالونی نیروبی سے مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مشرقی افریقہ نے تار دیا کہ مشرقی افریقہ کے تمام احمدی اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے حضور کی حفاظت فرمائی۔ احباب جماعت اجتماعی دعائیں کر رہے ہیں، صدقات دے رہے ہیں اور حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دعاگو ہیں اس طرح نیروبی سے میر سید احمد صاحب نے بھی اپنے اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی صحت کی اطلاع بذریعہ تار مانگی۔

یوگنڈا کلنڈنی سے جناب صالح محمد صاحب نے اس ظالمانہ فعل پر اظہار نفرت کرتے ہوئے لکھا کہ حضور کی درازیٔ عمر اور صحت عاجلہ کے لئے دعائیں جاری ہیں نیز بذریعہ تار حضور کی صحت اور خیریت کے متعلق خبر دریافت کی۔ کمپالا سے ڈاکٹر لعل دین صاحب نے تار دیا کہ یوگنڈا کے احمدی سخت مضطرب ہیں اور دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دی جائے۔

امریکہ واشنگٹن سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے لکھا کہ امریکہ کی احمدی جماعتوں کو دلی صدمہ پہنچا ہے۔ ہم دعاؤں میں مشغول ہیں اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے اور حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ واشنگٹن ہی سے امتہ الحفیظ صاحبہ اور نفیس حبیبہ صاحبہ کے تار بھی اس سلسلہ میں موصول ہوئے۔ نیویارک کے احمدیوں نے اپنے تار میں لکھا کہ حضور کی ذات گرامی پر بزدلانہ حملہ سے سخت صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔

11 مارچ کے بعد بھی دنیا کے بہت سے ممالک سے بے شمار تار آئے۔ بالخصوص ہندوستان جس کے ہر صوبہ سے تار موصول ہوئے۔ چنانچہ قادیان، ریاست حیدر آباد دکن، ریاست مالیر کوٹلہ، صوبہ بمبئی، صوبہ یوپی، صوبہ مغربی بنگال، مالابار، ریاست جے پور، صوبہ بہار وغیرہ مقامات سے بہت سے تار مرکز میں پہنچے اور محکمہ تار کے عملہ پر کام کا اس قدر دباؤ پڑ گیا کہ مسلسل چوبیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھنٹہ مصروف کار رہنا پڑا۔

(المصلح کراچی 23 مارچ 1954ء)

بیرونی ممالک کی مخلص جماعتوں نے صرف تار ہی نہیں دیئے بلکہ پاکستان کی مسلم لیگی حکومت سے بھی پر زور مطالبہ کیا کہ اس شرمناک اور گھناؤنے فعل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے جس نے دنیا کے لاکھوں احمدیوں کے جذبات بری طرح مجروح کر دیئے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ حملہ یقیناً کسی گہری سازش کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ جرمنی کے احمدیوں نے پاکستان کے گورنر جنرل ملک غلام محمد صاحب' وزیر اعظم پاکستان محمد علی صاحب بوگرہ' گورنر پنجاب میاں امین الدین صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون کے نام مکتوب لکھا۔

قاتلانہ حملہ کی خبر قادیان میں

اس المناک سانحہ کی خبر قادیان میں دوسرے دن 11 مارچ 1954ء کو صبح آٹھ بجے بذریعہ ریڈیو پاکستان سنی گئی۔ یہ خبر کیا تھی' ایک صاعقہ تھی بلکہ بجلی تھی جو آناً فاناً گری اور اس نے درویشوں کے حلقہ میں کہرام مچا دیا اور ان کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا۔ جوں جوں یہ خبر ان کے کانوں میں پہنچی وہ سب یکے بعد دیگرے دیوانہ وار بیت مبارک اور دارالمسیح کی طرف دوڑے ہر درویش سخت پریشان تھا کہ کیا ہوا۔ اب کیا کیا جائے' ہر شخص چاہتا تھا کہ کاش اس کو قوت پرواز نصیب ہو تو وہ اڑ کر اپنے پیارے امام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اور حضور کے درد و کرب میں شریک ہو کر اپنے آپ کو اپنے پیارے امام پر قربان کر سکے بیت الدعا اور دلان حضرت اماں جان میں حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی نے اشکبار آنکھوں اور غمزدہ دل کے ساتھ نہایت سوز وگداز سے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے وقت حشر سا بپا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اکثر درویشوں کی آہ وبکا عرش الٰہی تک پہنچ رہی ہے۔

اس رقت انگیز دعا کے بعد حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے مشورہ سے چوہدری عبدالقدیر صاحب واقف زندگی (کارکن امور عامہ قادیان) کو تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لئے دس بجے گاڑی سے ربوہ بھیجا گیا۔ چوہدری صاحب اس سانحے سے متعلق تفاصیل معلوم کر کے 13 مارچ کو ساڑھے چار بجے سہ پہر قادیان واپس پہنچے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی مندرجہ ذیل اطلاع بھی بذریعہ تار موصول ہوئی کہ

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر ایک نوجوان نے بیت الذکر میں چاقو سے عین اس وقت حملہ کیا جب کہ حضور بعد نماز عصر بیت الذکر سے باہر تشریف لے جا رہے تھے زخم تین انچ لمبا ہے جس پر مرہم پٹی کر دی گئی ہے۔ حضور ہوش میں ہیں۔ حضور اقدس کے علاوہ دو اور احمدی بھی حضور کو بچانے کی کوشش میں زخمی ہو گئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔"

جملہ درویشوں کو ساڑھے نو بجے بیت مبارک میں جمع ہو کر نماز نوافل پڑھنے اور دعا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ تمام درویش وضو کر کے بروقت بیت مبارک میں پہنچ گئے اور مستورات بیت الذکر میں جمع ہو گئیں۔ بیت میں سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا تار تین بار پڑھ کر سنایا گیا۔ پھر حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی نے دو نوافل باجماعت پڑھائے جس میں بہت طویل قیام رکوع اور سجود کئے۔ اجتماعی دعا کی طرح یہ نوافل بھی رقت اور الحاح اور تضرع کا ایک خاص رنگ لئے ہوئے تھے یہ نماز تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی جس میں نہایت خشوع اور خضوع سے سیدنا المصلح الموعود کی صحت و عافیت' کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔

حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب جٹ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کے الفاظ میں اس وقت درویشوں کے.....دکھ درد کی چیخیں اور آہ وبکا کی آوازیں اس طرح ان کے سینہ سے بلند ہو رہی تھیں جس طرح آتش فشاں پہاڑ کے شعلے یہ رقت آمیز نظارہ الفاظ میں قلمبند نہیں کیا جا سکتا صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔

نماز کے بعد صدقہ کی تحریک کی گئی جس پر قریباً ایک سو روپیہ جمع ہوا دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور بقیہ رقم بیوگان اور مساکین میں تقسیم کر دی گئی۔

ہندوستان کی بیرونی احمدی جماعتوں کو اطلاع پہنچانے کے دو ذرائع اختیار کئے گئے۔ (1) نظارت علیا نے بذریعہ تار تمام بڑی بڑی جماعتوں کو اس حادثہ سے مطلع کیا۔ (2) اخبار "بدر" کی طرف سے 16 مارچ 1954ء کو ایک غیر معمولی نمبر شائع کیا گیا جس میں نہ صرف حملہ کی تفصیلات' حضور کا پیغام اور حضور کی صحت سے متعلق تاریخ وار تازہ اطلاعات درج تھیں بلکہ حضرت مصلح موعود کی مثالی شان آپ کی نسبت خدائی وعدے اور آپ کے عظیم الشان کارنامے اور جماعتی فرائض پر مشتمل نہایت پر اثر مضامین بھی شامل اشاعت کئے گئے تھے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "بدر" قادیان 14-16 مارچ 1954ء)

انڈونیشیا میں حادثہ کی اطلاع

حافظ قدرت اللہ صاحب سیکرٹری احمدیہ مشن انڈونیشیا نے لکھا۔

"جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضور اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ ایک ایسا اندوہناک اور دل ہلا دینے والا سانحہ ہے۔ جس کے تصور سے بھی ایک احمدی کا دل لرز جاتا ہے۔ اس واقعہ کی خبر جونہی احباب جماعت کو پہنچی اور اس سے جو کیفیت پیدا ہوئی وہ بیان سے باہر ہے عقیدت مندوں نے اپنے پیارے اور محبوب آقا کی سلامتی کے لئے دردمندی کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دعائیں شروع کر دیں۔ صدقات کا سلسلہ جاری کر دیا۔ بہت سے مخلصین نے اس غرض کے لئے روزے بھی رکھے اور اخلاص و محبت کے جذبات کے ساتھ بارگاہ الٰہی سے اس کے فضل کے طالب ہوئے۔ اکثر جماعتوں نے انفرادی صدقات کے علاوہ اجتماعی قربانیاں بھی دیں۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے جو جانور صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے۔ ان کی تعداد 40 کے قریب ہے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی حالت زار کو دیکھا اور اپنا فضل نازل فرمایا اور حضور اقدس کو اپنے کرم سے روبسلامت کیا۔"

لجنہ مرکزیہ و ربوہ

اس سفاکانہ فعل پر جماعت کے ہر حصہ اور ہر طبقہ نے اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے حضور کی قیمتی جان کو بچا لیا وہاں قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ وہ اس سانحہ کی پوری پوری تحقیقات کرے۔ مردوں کے شانہ بشانہ جماعت کی مستورات نے بھی صدقات دیئے' اجتماعی دعائیں کی اور قراردادیں پاس کیں۔

نیچے بطور نمونہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور لجنہ ربوہ کی قرارداد سے چند اقتباس درج کئے جاتے ہیں:-

"لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و لجنہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس اس حملہ پر انتہائی رنج و غم اور غصے کا اظہار کرتا ہے جو ایک نادان شخص نے ہمارے پیارے آقا اور محبوب مطاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کیا ہے۔

یہ اجلاس اس گندی اور سفاک ذہنیت کی پُر زور مذمت کرتا ہے جس کے نتیجہ میں یہ خطرناک اقدام کیا گیا۔...

یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے نادان دشمن کو اپنے ناپاک ارادے میں ناکام کیا اور ہمارے محبوب آقا کو محفوظ رکھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پاک امام کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر تادیر آپ کے سایہ عاطفت کو قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔"

(بحوالہ مصباح اپریل مئی 1954ء ص 71)

حضور کی علالت کے پیش نظر تقریباً ہر لجنہ نے صدقے کئے۔ لجنہ مرکزیہ اور لجنہ ربوہ نے بکروں کے صدقہ کے علاوہ کتب' چاولوں کی دیگیں پکا کر اور کپڑے کے تھان تقسیم کئے۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم ص 370-372)

دولبنانی احمدیوں کا دردانگیز قصیدہ

حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ سے مشرق وسطی کے مخلص احمدیوں کے قلوب واذہان پر کیا بیتی؟ دولبنانی احمدیوں ابو صالح السیّد نجم الدین اور السیّد توفیق الصفدی کے مندرجہ ذیل درد انگیز قصیدہ سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے اس حادثہ عظمیٰ سے متاثر ہو کر کہا۔ (ترجمہ درج ذیل ہے)

(1) اے امیر...! میری جان آپ پر فدا ہو اور جان سے بڑھ کر کیا فدیہ ہو گا؟

(2) ایک شریر' سرکش اور غیر مہذّب شخص نے اپنی حرکت سے آپ کو جو نقصان پہنچایا ہے' مجھے اس کا علم ہوا۔

(3) اللہ تعالیٰ آپ کو اس زخم سے شفا بخشے جس کی وجہ سے میرے دل میں ایسا درد ہے' جس کا کوئی علاج نہیں۔

(4) بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ہمیشہ صحت مندانہ زندگی بسر کریں اور دشمن اپنے ارادوں میں ناکام ہو۔

(5) تار کے ذریعہ زخم کا شعلہ' جو قائم رہنے والی بجلی کی چمک کی مانند تھا' ہم افراد جماعت تک پہنچا۔

(6) آپ کے روحانی فرزند تیز قدموں کے ساتھ فوراً آپ کے پاس پہنچے اور یہ لوگ جہاد کے عادی ہیں اور دشمن کے آگے سرنگوں ہونا ان کا شیوہ نہیں۔

(7) انہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ جب تک دشمن کا جھنڈا سرنگوں نہ ہو ان کے جوش و خروش میں کمی نہ ہو گی۔

(8) یہ روحانی ہتھیار گمراہی کی تاریکیوں کو پاش پاش کر دیں گے اور آخر کار ان سے ایسا روحانی محل تیار ہو گا جس کے ستون مضبوط ہوں گے اور جو ہمیشہ پُرنور رہے گا۔

(9) اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کے رحم سے احمدیت کو ہر ممکن ترقی اور پھیلاؤ عطا ہو گا۔

(10) اے میرے آقا! تیرے ذکر سے میرے دل میں نورانی شعاع داخل ہوئی اور میرے چہرے پر رونق آگئی۔

(11) ایک کمینے اور بدبخت نے تجھ پر تیر چلایا جو درحقیقت ہماری روح و جگر میں پیوست ہو گیا۔

(12) اس مجرم کو معلوم نہیں کہ اس نے کتنا بڑا جرم کیا اور وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اس جرم کی سزا جہنم ہے۔

(13) اس واقعہ سے دنیا کے لاکھوں انسانوں کو صدمہ ہوا۔ اے آقا اس واقعہ سے آپ متعجب نہ ہوں کہ بلائیں آتی ہی رہتی ہیں۔

(14) اے پاکیزہ خصائل امام! تیرے بارے میں کمالات' مجسم سوال بن رہے ہیں اور مسرت و شفا خود دعاگو ہیں۔

(15) اے امام! جماعت احمدیہ آپ پر قربان۔ اے امیر! میری جان آپ پر نثار۔

(16) اے امام! اللہ تعالیٰ آپ کو ان زخموں سے جلد شفا بخشے۔ جنہوں نے میرے سینہ میں مستقل زخم ڈال دیئے ہیں اور مجھے بیمار کر دیا ہے۔

(17) جب ہمارا آقا خیر و عافیت سے ہو تو ہمیں ساری دنیا کی بادشاہت ملنے کے برابر خوشی ہوتی ہے۔

(18) اے آقا! تجھ سے مخفی نہ رہے کہ ہمارے لئے گھبرانے کا کوئی موقع نہیں کیونکہ دنیا کے حوادث کی کوئی انتہا نہیں۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر صاحب

پاکستان کی آبادی اور وسائل

اعداد و شمار کی روشنی میں

آج کے دور میں بلکہ آنے والے سالوں میں وہی قومیں دنیا کی سپرپاورز بنیں گی جو اقتصادی میدان میں غیر معمولی ترقی کریں گی فوج اور اسلحہ کے لحاظ سے طاقتوں کا کوئی تصور بھی روئے زمین پر نہ ہوگا۔ معاشی یا اقتصادی ترقی کا انحصار ملت میں موجود وسائل کے بہترین اور موزوں ترین استعمال پر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی ضرورت کے لئے' وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں موجود ہوں' اس کی روحانی اور جسمانی ضرورت کے سامان پیدا فرما دیئے ہیں اور یہ خزانے روز بروز نئے جلووں کے ساتھ زیادہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انسانی عقل و شعور کو رب العالمین نے ترقی دی ہے تاکہ ان وسائل اور خزانوں سے بھرپور استفادہ کرے اور تمام بنی نوع انسان کو اس سے حصہ دے یہ ممکن ہی نہیں کہ رب العالمین کے خزانے ختم ہو جائیں دیکھیں پرندے صبح خالی پوٹے اپنے گھونسلوں سے پرواز کرتے ہیں اور جب شام کو اپنے مسکنوں میں واپس پہنچتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے اپنے اپنے رنگ میں رزق کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔

شروع میں جب آبادی کم تھی ابھی انسان تہذیبی دور میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت ضرورتیں کم تھیں اس لحاظ سے رزق کے سامان موجود تھے جوں جوں انسانی شعور نے ترقی کی اور تعداد میں اضافہ ہوتا گیا تو پیدا کرنے والے نے اسی کے مطابق مدفون خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ جب تک یہ دنیا آباد ہے انسانوں کی تعداد خواہ کتنی ہو جائے ان کی ضرورتوں کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا چلا جائے گا آگے بنی نوع انسان کا کام ہے کہ ان سے کس حد تک استفادہ کرکے عدل کے ساتھ مساوات کے ساتھ انسانوں میں تقسیم کرتے ہیں اگر دین کے پیارے اقتصادی نظام کے تحت سارے وسائل کو استعمال اور تقسیم کیا جائے تو رزق ہمیشہ فاضل ہی رہے گا کم نہیں ہوگا۔

جب ہم انسانی ہاتھوں سے بنائے ہوئے نظاموں کو چلا کر یہ دعویٰ کریں گے کہ اس سے بہتر کوئی نظام نہیں تو یہ چند سال تک چل کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا اور اپنے پیچھے بے شمار مسائل چھوڑ جائے گا جس کا کہ آج کل دنیا شکار ہے آج کل آبادی میں اضافہ نے بہت سے معاشی و سماجی مسائل پیدا کر دیئے ہیں اور انسان اس کے لئے بہت کوششیں کر رہا ہے کہ کسی طرح اس کا حل تلاش کر لے۔ معاشرہ میں برائیاں پھیلتی جا رہی ہیں۔ بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے بے چینی اور بدامنی پیدا ہو چکی ہے۔ خوراک' رہائش کا مسئلہ درپیش ہے۔ تعلیم' صحت جیسے مسائل منہ کھولے کھڑے ہیں۔

اب ہم پاکستان کی آبادی کا جائزہ لیتے ہیں پاکستان اس وقت آبادی کے لحاظ سے دنیا میں نویں نمبر پر ہے۔ پاکستان کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے لیکن پیداوار اس کے مطابق نہیں ہے۔ 1951ء میں پاکستان کی آبادی 74 ء 33 ملین تھی' 1961ء میں 88 ء 42 ملین ہو گئی 1972ء میں جو مردم شماری ہوئی اس کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 31 ء 65 اور 1981ء کی مردم شماری کے مطابق 25 ء 84 ملین ہے اور 1997ء کے مطابق تقریباً 28 ء 135 ملین کے قریب ہے بعض ذرائع کے مطابق پاکستان کی آبادی 14 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اب ہم آبادی میں اضافہ نسبت سے دیکھتے ہیں۔ یہ اضافہ 1951ء میں 7 ء 1 سالانہ' 1961ء میں 4 ء 2 فیصد 1972ء میں 0 ء 3 فیصد اور 1981ء میں 1 ء 3 ہوا۔ پاکستان میں آبادی کی شرح میں اضافہ بہت زیادہ ہے 1951ء سے 1981ء کے 30 برسوں میں آبادی دگنی ہو گئی یہ اضافہ دوسرے ترقی پذیر ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ شرح پیدائش فی ہزار کا جائزہ اس طرح ہوگا۔ 1963ء میں شرح پیدائش 42 افراد فی ہزار تھی 1981ء کی مردم شماری کے لحاظ سے شرح 30 ء 43 رہی۔ جبکہ 1997ء ـ37 افراد فی ہزار کا اضافہ ہوا۔

اب ہم شرح اموات کی طرف آتے ہیں اس کا اندازہ یوں لگاتے ہیں کہ ایک سال کے دوران آبادی میں فی ہزار کتنی اموات ہوئیں۔ پاکستان میں صحت عامہ کی سہولتوں میں کچھ اضافہ سے شرح اموات میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ 1962ء میں 17 فی ہزار 1981ء میں یہ شرح 80 ء 11 فی ہزار اور 1997ء میں اندازاً 9 فی ہزار رہیں۔ موازنہ کیا جائے تو 50 برسوں کے دوران شرح پیدائش میں صرف 10 افراد فی ہزار کمی ہوئی اور شرح اموات میں اندازاً 22 افراد فی ہزار کمی ہوئی جو کہ صحت کی بنیادی سہولتوں کی وجہ سے ہے۔

پاکستان میں دوسرے ممالک کی نسبت شیر خوار بچوں کی شرح اموات بہت زیادہ ہے۔ 1961ء میں یہ شرح 131 فی ہزار تھی 1977ء میں گو کہ یہ کم ہوئی مگر پھر بھی 100 فی ہزار رہی اور آج کل یعنی موجودہ شرح اموات 102 فی ہزار ہے جو کہ زیادہ ہے یہ شہروں کی نسبت دیہات میں زیادہ ہے اس کی وجہ وہاں طبی سہولتوں کی کمی ہے۔ اور ناخواندگی ہے۔ مردوں اور عورتوں کی نسبت پاکستان میں 1951ء کی مردم شماری کے مطابق 64 تھی۔ 1961ء میں 153 اور 1973ء کی مردم شماری کے مطابق 143 تھی۔ آبادی میں مردوں کا تناسب مسلسل کم ہو رہا ہے 1981ء کی مردم شماری کے مطابق 106 مرد فی 100 خواتین تھا اور 1994ء میں مزید کم ہو کر 104 رہ گیا ہے۔ پاکستان کی آبادی کا بہت بڑا حصہ کم عمر بچوں پر مشتمل ہے اور اس میں اضافہ کا رجحان ہے۔ 1951ء کی مردم شماری کے لحاظ سے 14 سال تک کی عمر کے بچوں کی تعداد 13 ء 43 فیصد تھی اور 1972ء میں 43.83 فیصد اور 1981ء میں 51 ء 44 فیصد ہو گئی۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں کام کرنے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔

پاکستان میں آبادی شہروں میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کی وجہ شہروں میں اقتصادی ترقی' روزگار کے مواقع' سہولتوں میں اضافہ' تعلیم' صحت' رہائش اور پانی کی نسبتاً سہولتیں زیادہ ہیں۔ دیہاتوں سے آبادی شہروں کی طرف نقل مکانی کر رہی ہے۔ جس سے بے شمار مسائل پیدا ہو گئے ہیں ٹریفک کا بہت زیادہ ہنگامہ ہے جو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ رہائش کے بے شمار مسائل پیدا ہو رہے ہیں صحت کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اب ہم آبادی کی گنجانی کا جائزہ لیتے ہیں اس سے مراد ہے کہ ایک مربع کلو میٹر میں کتنے لوگ آباد ہیں۔ پاکستان ایک گنجان آباد ملک ہے 1951ء میں اس کی فی اسکوائر کلو میٹر آبادی 43 تھی 1972ء میں یہ 82 فی اسکوائر کلو میٹر ہو گئی اور 1981ء میں 106 تک پہنچ گئی اور 1997ء میں اندازہ 170 افراد فی اسکوائر کلو میٹر کے لگ بھگ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف 17 سالوں میں فی اسکوائر کلو میٹر 64 افراد کا اضافہ ہوا ہے اس اضافہ کے مطابق تیاری کی ضرورت ہے۔

اگر ہم صوبہ وار جائزہ لیں تو آبادی کی گنجانی کے لحاظ سے صوبہ پنجاب پہلے نمبر پر ہے۔ سرحد کا دوسرا سندھ کا تیسرا اور بلوچستان کا چوتھا نمبر ہے۔ پنجاب کی فی اسکوائر کلو میٹر آبادی 230 ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بلوچستان کی فی اسکوائر کلو میٹر آبادی صرف 13 ہے۔

اس طرح منصوبہ بندی کرنی چاہئے کہ دوسرے صوبوں پر سے آبادی کا دباؤ کم کیا جائے اور بلوچستان میں آباد ہونے کے لئے لوگوں کو ایسے حالات دیئے جائیں کہ وہ خود بخود اس طرف کا رخ کریں مثلاً سڑکوں کا جال پھیلایا جائے بڑی بڑی صنعتیں لگائی جائیں۔ آب پاشی کا نظام بہتر بنایا جائے تعلیم عام کی جائے اور روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں۔

سماجی لحاظ سے ایک اہم چیز تعلیم ہے۔ یہ انسانی زندگی کے لئے آج کے دور میں ایک بنیادی اور ضروری شعبہ ہے۔ اس کی طرف خاص توجہ اور منصوبہ بندی کی اشد ضرورت ہے۔ پرائمری تعلیم ہر فرد کی زندگی میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ لیکن اس شعبہ کی طرف توجہ کم ہے۔ جائزہ لیں تو حالات معلوم ہوں گے 1950ء میں پرائمری سکولوں کے ٹیچرز کی کل تعداد 19900 تھی جو 1960ء میں 44800 اور 1972ء میں 105700 اور 1981ء میں 150000 تک پہنچ گئی اس کے بعد پرائمری ٹیچروں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا اور اگلے پندرہ سالوں میں یہ تعداد 339500 تک پہنچ گئی جبکہ اس کے مقابلے میں پرائمری سکولوں میں طلباء کی تعداد 1960ء میں 1890000 تھی جو 1981ء میں 5474000 ہو گئی 1990ء میں یہ تعداد 10400000 اور پھر 1997ء میں 15553000 ہے۔ اب اس جائزہ کو دیکھا جائے تو 25 برسوں میں تعلیمی اداروں کو دوگنا' چوگنا کر دیا گیا لیکن جب اس کا موازنہ خواندگی کی شرح' داخلے کے تناسب اور آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو تعلیم کے شعبہ میں کوئی نمایاں کامیابی نظر نہیں آتی۔ پرائمری سکولوں میں انرولمنٹ صرف 3 ء 0 فیصد۔ مڈل' سکولوں میں 8 ء 3 فیصد' ہائی سکولوں میں 5 فیصد' کالجوں میں 2 ء 3 فیصد اور یونیورسٹیوں میں صرف 7 ء 1 فیصد کا اضافہ ہے۔

ان اعداد و شمار سے حالات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ شرح خواندگی کے لحاظ سے بھی ہم بہت پیچھے ہیں 1961ء میں شرح خواندگی 7 ء 16 تھی جو 1972ء میں 7 ء 21 ہوئی اور 1981ء میں 2 ء 26 جبکہ ہمارے ہمسایہ ممالک میں یہ شرح کافی اچھی ہے مثلاً بھارت میں 8 ء 48 بنگلہ دیش میں 2 ء 29 مالدیپ میں 4 ء 82' ایران میں 5 ء 36 اور چین میں 5 ء 65 ہے۔

پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے میڈیکل کی سہولتیں ناکافی ہیں گو ان سہولتوں میں بہتری کا رجحان ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنے والا ہے۔ شہروں کی حالت دیہی زندگی سے قدرے بہتر ہے۔ دیہات کے لوگ اپنی سادگی اور ناخواندگی کی وجہ سے پیروں فقیروں سے گنڈے تعویذوں کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ مریضوں کو ہسپتالوں تک پہنچانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے۔ 1955ء میں پاکستان میں ہسپتالوں کی کل تعداد 333 تھی جو 1972ء میں 496 اور آج کل یہ تعداد 830 کے قریب ہے۔ 1955ء میں ڈسپنسریاں 984 تھیں 1972ء میں 2137 اور پھر 1997ء میں 4250 ہو گئیں۔ رجسٹرڈ ڈاکٹرز 1960ء میں صرف 477 تھے جو 1972ء میں 4802 اور 1981ء میں 3910 رجسٹرڈ ڈاکٹر تھے۔ 1996ء میں یہ تعداد 74229 ہو گئی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ 1962ء میں رجسٹرڈ ڈینٹسٹ صرف 2 تھے 1972ء میں 511 اور 1981ء میں 1018 اور 1997ء میں 2938 تک پہنچ گئی۔ ان اعداد و شمار سے نتیجہ کیا نکلتا ہے اور جو صورت حال سامنے آتی ہے اس کا جائزہ لیں۔ 1960ء میں ہمارے پاس ڈاکٹروں کی بہت کمی تھی 75470 کی آبادی کے لئے صرف ایک ڈاکٹر تھا۔ ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا 1968ء میں 21128 کی آبادی کے لئے ایک ڈاکٹر اس کے بعد ڈاکٹروں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو 1981ء میں 6027 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر اور اب 1773 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد تشویشناک حد تک کم ہے اس کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے 1955ء میں 2077 افراد کے لئے ایک بستر تھا 1972ء میں 1792 افراد کے لئے ایک اور 1996ء میں 1514 افراد کے لئے صرف ایک بستر ہے۔

اب ہم ٹیلیفون جیسی اہم اور ضروری ضرورت کی طرف آتے ہیں اعداد و شمار کے مطابق 1960ء میں پاکستان میں صرف کل 60100 ٹیلیفون کنکشن تھے جو کہ محدود احباب کے پاس تھے 1981ء میں یہ تعداد 358800 اور 1990ء میں 922500 ہو گئی اور اس وقت یہ تعداد 2465400 ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شعبہ میں بہت زیادہ ترقی ہے اور ٹیلیفون تقریباً ہر شخص کی دسترس میں ہے۔ اب جدید ڈیجیٹل سسٹم متعارف ہو رہا ہے۔

ملک میں سڑکوں کی صورت حال یہ ہے کہ 1961ء میں پاکستان میں سڑکوں کی لمبائی 66236 کلو میٹر تھی 1990ء میں یہ لمبائی 162345 کلو میٹر اور 1997ء کے اعداد و شمار کے مطابق یہ لمبائی 228206 کلو میٹر ہو گئی۔ دیہاتوں سے شہروں کی طرف اب سڑکوں کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے اور سڑکوں کا کافی حد تک اضافہ ہوا ہے۔ دیہاتوں سے شہروں کی طرف سڑکوں کا ہونا آج کے دور میں لازمی ہوگیا ہے تاکہ کھیتوں سے خام مال اور سبزیاں اور پھل وغیرہ بروقت شہروں میں موجود منڈیوں میں پہنچ سکے۔

پاکستان کی فی کس آمدنی بلحاظ قیمتوں کے 60-1959ء میں 351 روپے تھی جو 1960ء میں 373 روپے اور 1975ء میں 545 روپے ہو گئی۔ 81-1980ء قیمتوں کے لحاظ سے ہماری فی کس آمدنی 3227 اور 1990ء میں 3984 اور 1997ء میں یہ آمدنی 4263 روپے ہے۔

ملک میں قیمتوں میں مسلسل اضافہ کا رجحان ہے جبکہ مقابل پر آمدنی میں اس لحاظ سے اضافہ نہیں ہو رہا نیز افراط زر اور بے روزگاری کی صورت حال ہے۔ یہ وہ صورت حال ہے جس سے ملک مسلسل دوچار ہے۔ آبادی کا دباؤ بہت زیادہ ہے جبکہ مقابل پر پیداوار میں اضافہ اس نسبت سے نہیں ہے جس نسبت سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ معاشیات میں اگر پیداوار 5.5 % سالانہ ہے اور آبادی میں اضافہ کی رفتار بھی 5.5 % ہو تو پھر سالانہ ترقی صفر شار ہو گی۔ اگر ترقی کی رفتار کو تیز کرنا ہے تو ملکی سالانہ پیداوار اور آبادی کی رفتار میں نمایاں فرق پیدا کرنا ہو گا یہ کسی بھی معیشت کی مضبوطی اور پھلنے پھولنے کے لئے لازمی امر ہے۔

اگر صورت حال برعکس ہو تو پھر آبادی کے دباؤ سے ملک مختلف قسم کے سماجی اور معاشی مسائل کا شکار ہو جاتا ہے بدامنی۔ بے روزگاری۔ بے چینی، غیر ملکی قرضوں کی بھرمار افراط زر کی صورت حال وغیرہ۔

ان سب کا حل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی سب نعمتوں کو اللہ کے بندوں تک عدل و انصاف کے ساتھ پہنچایا جائے۔ اس کے لئے قرآن کے خوبصورت اور عادلانہ اقتصادی نظام کو تمام دنیا میں رائج کیا جائے اور تمام بنی نوع انسان کو ان کے بنیادی حقوق عین قرآنی تعلیمات کے مطابق دیئے جائیں تو دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

(19) اے سرمایہ حیات! اور اے ذخیرۂ آخرت! تجھ پر ہر گھڑی خدا تعالیٰ کا سلام۔ تجھ پر ہر گھڑی بنی نوع انسان کا مخلصانہ سلام۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد 17 ص 225 تا 274)

حضرت مصلح موعود کی تشویشناک علالت

26۔ فروری 1955ء کا آفتاب غروب ہوتے ہی غم و اندوہ اور کرب و الم کی ایک تاریک رات پوری دنیائے احمدیت پر چھا گئی۔ احمدی بے چین دل اور مضطرب روح کے ساتھ خدا کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور اپنے محبوب اور مقدس آقا کی شفایابی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے آنکھ کے پانی سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیا۔ واقعہ یہ ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود قصر خلافت میں نماز مغرب کے بعد لیٹے ہوئے تھے۔ پونے سات بجے کا وقت تھا۔ آپ نے اٹھنا چاہا کہ فوراً گر پڑے اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ حضرت سیدہ ام متین نے بڑی مشکل سے حضور کو سہارا دے کر چارپائی پر لٹایا۔ اس وقت حضور کے جسم مبارک کا بایاں حصہ بے حسی کی حالت میں تھا۔ آواز لڑکھڑا رہی تھی اور کرب کی حالت تھی۔ حضور کا بلڈ پریشر جو عام طور پر ایک سو بیس کے قریب رہتا تھا۔ ایک سو ستر تک پہنچ چکا تھا۔ حضور بول سکتے تھے مگر آواز صاف نہیں تھی۔ نو بجے شب کے قریب حضور کی حالت میں کسی قدر افاقہ ہوا اور حس بتدریج واپس آنے لگی۔ اور گیارہ بجے کے قریب بیماری کے بہت سے اثرات زائل ہو گئے۔ بلڈ پریشر کم ہونے لگا اور زبان پر بھی بیماری کا بہت خفیف سا اثر رہ گیا۔ اور حضور اپنی بائیں ٹانگ اور بازو کو حرکت دینے لگے۔

حضور کی اس متوحش بیماری کی اطلاع ملتے ہی بے شمار دوست انتہائی بے تابی اور ولولہ اخلاص کے ساتھ دیوانہ وار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچ گئے۔ اور بہت سے اجتماعی طور پر دعا کرنے کے لئے بیت مبارک اور دیگر بیوت میں جمع ہو گئے۔ اور ساتھ ہی صدقے کے طور پر بکرے ذبح کئے جانے لگے۔ یہ گویا حشر کی رات تھی جو ربوہ کی تمام آبادی نے نوافل اور دعاؤں میں گزار دی۔

اسی بیماری کے علاج کے سلسلہ میں حضور کو یورپ تشریف لے جانا پڑا۔ چنانچہ حضور 29 اور 30۔ اپریل 1955ء کی درمیانی شب کراچی سے عازم سفر ہوئے اور 25 ستمبر 1955ء کو واپس ربوہ تشریف لائے۔

ربوہ کی دردناک اجتماعی دعا اور اس کا نظارہ عالم رؤیا میں

29۔ مئی 1955ء (مطابق 29 رمضان) کو ربوہ میں حسب معمول درس قرآن مجید کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ حضور کی غیر حاضری کو اس موقعہ پر اہل ربوہ نے بہت محسوس کیا۔ اور اپنے آقا اور روحانی باپ کی جدائی نے ان پر سوز و رقت کی خاص کیفیت طاری کر دی۔ چند لحوں میں ہی گریہ وزاری تضرع اور خشوع و خضوع کا ایسا سماں بندھ گیا جس کو الفاظ ادا نہیں کر سکتے احباب اس قدر تڑپ، الحاح اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ دعا کر رہے تھے کہ بعض غیر احمدی دوستوں نے اس گریہ و بکاء کو نصف میل کے لگ بھگ فاصلے سے سنا اور اس پر حیرت کا اظہار کیا۔ یہ تضرع اور عاجزی اور گریہ وزاری اور تڑپ ان مخصوص دعاؤں کی خصوصیت کا رنگ رکھتی تھی جو قبولیت کا درجہ پالیتی ہیں۔ دعا کرنے والوں کی حالت ایسی تھی جیسے کسی کو ذبح کر دیا گیا اور وہ چلا رہا ہو اور درحقیقت ایسی دعائیں ہی عرش الہیٰ کو ہلا دیتی اور اللہ تعالیٰ کی محبت و رحمت کو آسمان سے کھینچ لاتی ہیں یہ متضرعانہ دعائیں خدا کو ایسی مقبول ہوئیں کہ اس نے اپنے پیارے خلیفہ سیدنا حضرت مصلح موعود کو زیورچ شہر میں اپنے خدام کی حالت کا نظارہ عالم رؤیا میں دکھا دیا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"23 اور 24 مئی کی درمیانی رات کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہزاروں ہزار آدمی جماعت کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور میرے لئے دعا کر رہے ہیں وہ اتنا دردناک نظارہ تھا کہ اس سے میرا دل دہل گیا۔ اور میری طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود ارادہ کے میں عید پڑھانے نہیں جا سکا..... اس عرصہ میں ربوہ سے خطوط آئے ہیں ان میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ آخری رمضان کی شام کو جو دعا کی گئی وہ ربوہ میں ایک غیر معمولی دعا تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا گویا عرش بھی ہل گیا ہو گا۔ ان خطوط میں بھی گویا میری رؤیا کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ جزی اللّٰہ ساکنی ربوۃ خیراً۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے چند اشعار

حضور کی اس لمبی بیماری میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اشعار میں حضور کے پاک خصائل و شمائل کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی۔ یہ پوری نظم "الفضل" جلسہ سالانہ نمبر 1957ء میں شائع شدہ ہیں۔ اس نظم میں سے چند اشعار پیش ہیں۔

سر پہ اک بار گراں لینے کو آگے ہو گیا
ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا "طفل حسیں"
کر نہیں سکتا کوئی انکار عالم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں
ایسی باتیں جن سے پھٹ جاتا ہے پتھر کا جگر
صبر سے سنتا رہا ماتھے پہ بل آیا نہیں
صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں
آج فرزند مسیحائے زماں بیمار ہے
دعوئی داران محبت سو رہے جا کر کہیں؟
قوم احمد! جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

توانائی کا نیا ذریعہ

سمندر کی تہہ کے نیچے منجمد حالت میں موجود ایک نئے ایندھن کا پتہ لگایا گیا ہے جو کہ دنیا کی توانائی کی ضروریات کو آئندہ کئی صدیوں تک پورا کرنے کے لئے کافی ہو گا۔ لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے اگر سائنس دان اس کو حاصل کرنے کا سستا، آسان، اور محفوظ طریقہ معلوم کر سکیں۔

یہ ذخائر منجمد میتھین گیس پر مشتمل ہیں جو کہ سمندر کے فرش کے نیچے صرف چند میٹر پر پائے جاتے ہیں میتھین گیس اسی گیس کا نام ہے جو ہم ہر روز سوئی گیس کے نام سے استعمال میں لاتے ہیں۔

دنیا کے تیل کے ذخائر بہت محدود ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ تمام ذخائر مزید صرف ایک دو دہاکوں کے لئے کافی ہوں گے اور اس کے بعد گھٹنا شروع ہو جائیں گے۔ لیکن توانائی کی طلب تو بہرحال کم نہیں ہو گی بلکہ بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ ایسی صورت میں کسی ایسے متبادل ذخیرہ توانائی کا مل جانا سونے کی کان کے مترادف ہو گا۔ لیکن سونے ہی کی طرح اس نئے توانائی کے ذریعے کا استعمال بھی کم مشکل نہ ہو گا۔

اس نئے زیر سمندر پائے جانے والے توانائی کے خزانے کو باہر نکالنا اور اس سے فائدہ اٹھانا بھی ایک بہت مشکل کام ہو گا۔ اور ہو سکتا ہے خطرناک بھی ثابت ہو کیونکہ میتھین گیس کے ماحول کو خراب کرنے والے اثرات کاربن ڈائی اکسائیڈ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے اس کا زیادہ مقدار میں نکالا جانا اور استعمال عالمی گرمی کی لہر کو بڑھانے کا موجب ہو گا۔

ایسے ممالک جن میں تیل اور گیس کے ذخائر نہیں پائے جاتے اس نئے ایندھن میں بہت زیادہ دلچسپی دکھا رہے ہیں اور اس کی تحقیق کے سلسلے میں بہت بڑی رقوم خرچ کر رہے ہیں۔ ان میں جاپان اور بھارت سب سے آگے ہیں۔

بہرحال اس دریافت اور اسی قسم کی دیگر سائنسی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کے لئے ہر قسم کے وسائل و ذرائع چاہے وہ زرعی ہوں یا معدنیاتی اللہ تعالیٰ کی رحیم و کریم ذات نے پہلے سے ہی انسان کے لئے زمین کے اندر محفوظ کر رکھے ہیں اب صرف انسان کی اپنی ہمت ہے کہ وہ ان وسائل کو دریافت کرے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کرے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ قیصرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ مکرم شکیل احمد صاحب ابن مکرم میاں عطاء اللہ نسیم صاحب بھیروی 39/19 دارالرحمت وسطی ربوہ بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مورخہ 99-9-21 بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزہ قیصرہ سلطانہ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود صدر جماعت احمدیہ عہدی پور تحصیل و ضلع نارووال کی پوتی ہے۔ عزیزم شکیل احمد رفیق حضرت میاں خدا بخش صاحب مرحوم بھیروی رفیق مسیح موعود کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک و بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 99-10-10 کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت امتہ الوکیل نام عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ محترم چوہدری مقبول احمد چیمہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک R-6/111 ضلع بہاولنگر کی پوتی اور محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ محلہ دارالبرکات ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

○ مکرم ظفر اللہ اقبال ہاشمی صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی کے چھوٹے بیٹے مکرم مسرت نواز طاہر احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-10-23 کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کا نام فیضان احمد ہاشمی تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم پیر فیض عالم صاحب ہاشمی کا پڑپوتا اور مکرم پیر حمید اللہ صاحب ہاشمی مرحوم کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور احمدیت بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالحمید جاوید صاحب نگران حلقہ انصار اللہ کوٹ احمدیاں ٹنڈو غلام علی کے گردہ میں تکلیف ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد صدیق شاہد گورداسپوری صاحب نائب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں خاکسار کے برادر نسبتی نصیر احمد ابن مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم گول بازار مورخہ 13۔ ستمبر 1999ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئے تھے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور مورخہ 14۔ ستمبر کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر و تحمل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ ثمینہ ناصر صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالرحمان صاحب)

مکرم عبدالسلام صاحب وغیرہ C/O محترمہ ثمینہ ناصر صاحبہ ساکن مکان نمبر 210 بلاک B1 2 ٹاؤن شپ لاہور اور ورثاء مکرم عبدالرحمان صاحب نے درخواست دی ہے کہ ہمارے تایا مکرم عبدالرحمان صاحب ابن مکرم منشی محمد سلطان صاحب درویش قادیان ،قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ وہ غیر شادی شدہ تھے۔ لہٰذا ہم ان کے بھتیجے بھتیجیاں ہی ان کے ورثاء ہیں۔ قطعہ نمبر 7/19 رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ میں سے ان کا حصہ 5 مرلہ ہے۔ یہ رقبہ ہمارے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم عبدالسلام صاحب (بھتیجا)
2۔ مکرم عبدالقدیر صاحب (بھتیجا)
3۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بھتیجا)
4۔ مکرمہ محمودہ جمال صاحبہ (بھتیجی)
5۔ مکرم عرفان احمد صاحب (بھتیجا)
6۔ مکرمہ عزیزہ بی بی صاحبہ (بھتیجی)
7۔ مکرم افتخار احمد صاحب (بھتیجا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان کے حالات پر امریکی بیان

امریکہ نے پاکستان میں آرمی چیف کی برطرفی کے بعد رونما ہونے والے واقعات کی روشنی میں کہا ہے کہ پاکستان میں آئین کا احترام ہر صورت میں ہونا چاہئے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے پریس کانفرنس میں کہا کہ اگر پاکستان میں فوجی انقلاب آتا ہے تو اس صورت میں امریکہ پاکستان میں جلد جمہوریت بحال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ابھی صورتحال غیر واضح ہے۔ واضح ہونے پر حتمی بات کہی جاسکتی ہے۔

بھارتی فوج الرٹ

پاکستان میں رونما ہونے والے تازہ حالات کے پیش نظر بھارتی فوج کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ وزیراعظم واجپائی کو لحہ بہ لحہ پاکستان کی صورتحال سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بھارتی وزیراعظم نے ایک ہنگامی اجلاس بھی طلب کر لیا ہے۔ بھارتی ترجمان نے پاکستان میں ہونے والے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا۔

بم دھماکہ سے 4 بھارتی فوجی ہلاک

تحریک المجاہدین نے پونچھ کے علاقہ میں سرن کوٹ بس اڈے پر ایک زبردست بارودی دھماکہ کے ذریعہ چار بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ بھارتی فوجیوں کا دستہ کسی بڑے مشن کیلئے یہاں اکٹھا تھا۔ دھماکہ سے فوجی گاڑی تباہ اور درجنوں فوجی زخمی ہوگئے۔

انڈونیشیا توڑا جا رہا ہے

انڈونیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ مغربی طاقتیں مشرقی تیمور کو آلہ بنا کر انڈونیشیا توڑ رہی ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ علاقہ "آسٹریلیا کا ویت نام" بن جائے۔ مشرقی تیمور کا مسئلہ بڑے برے انداز میں نمٹایا گیا ہے۔ مغربی طاقتیں سہارتو کے دور میں انڈونیشیا کو چھوٹے ممالک میں تقسیم نہیں کر سکتی تھیں۔ انڈونیشیا کے بحران میں سہارتو کی تنزلی سے مغرب کو پھر موقع مل گیا۔

عراق سے پابندیاں اٹھنے کا امکان

امریکہ میں تعینات سعودی عرب کے سفیر نے امید ظاہر کی ہے کہ اقوام متحدہ عراق سے چند ہفتوں میں پابندیاں اٹھانے اور ہتھیاروں کو مانیٹر کرنے کے لئے اپنا وفد بغداد بھیجنے پر رضامند ہو جائے گا۔

پاکستان سے دوستانہ تعلقات

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے "نیوز ویک" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے عہد پر اب بھی قائم ہیں۔ سرحد پار سے دہشت گردی کا سلسلہ ختم ہو جائے تو اعلان لاہور کو دوبارہ فعال بنایا جاسکتا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال

مقبوضہ کشمیر میں سرکاری و غیر سرکاری ملازمین نے دوسرے روز بھی ہڑتال جاری رکھی۔ سرکاری امور ٹھپ ہو گئے۔ دفاتر تعلیمی ادارے، عدالتیں بند ہونے کی وجہ سے ویرانی چھائی رہی۔ حریت کانفرنس 16۔ اکتوبر کو یوم اسیران منائے گی انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھارتی مظالم سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

سونیا گاندھی پارلیمانی لیڈر

سونیا گاندھی کو کانگریس کا پارلیمانی لیڈر چن لیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ پارٹی کی نو منتخب ارکان اسمبلی راجیہ سبھا کے ارکان اور صوبائی صدور کے اجلاس میں کیا گیا۔

46 غیر ملکی گرفتار

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کے سرحدی علاقوں سے بین الاقوامی سرحد پر 46 غیر ملکیوں کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ترجمان کے مطابق گرفتار شدگان میں 20 خواتین اور بچے شامل ہیں۔

فلسطینی ججوں کی ہڑتال

یاسر عرفات کی عدلیہ کے کام میں مداخلت پر احتجاج کرتے ہوئے فلسطینی ججوں نے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ بی بی سی کے مطابق یاسر عرفات نے سپریم کورٹ کا نیا چیف جسٹس مقرر کیا تھا۔ پہلے چیف جسٹس کو اس بناء پر برطرف کیا گیا تھا کہ وہ عدلیہ میں حکومت کی مداخلت کے خلاف شکایت کرتے تھے۔

سب سے زیادہ پھانسیاں

پوری دنیا میں موجودہ سال میں سب سے زیادہ پھانسیاں امریکہ میں ہوئی ہیں۔ 1977ء میں صرف ایک شخص کو امریکہ میں پھانسی دی گئی جبکہ موجودہ سال میں صرف ایک جیل میں 74- افراد کو پھانسی دی گئی جبکہ تین ہزار پانچ سو پینسٹھ افراد کو موت کی سزا مل چکی ہے۔

چیچنیا میں ہلاکتیں اور تباہی

چیچنیا میں 5- ستمبر سے مختلف علاقوں پر روسی فضائیہ اور توپ خانوں کے حملوں سے ابتک سات سو سے افراد شہید ہو چکے ہیں جبکہ دس دیہات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کا مطالبہ

اقوام متحدہ نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر ملکی قرضوں کا بوجھ کم کیا جائے۔ غیر ملکی قرضوں کا بوجھ اڑھائی کھرب ڈالر سے بڑھ گیا ہے۔

ڈش انٹینیا برائے احمدیہ ٹیلی ویژن - اے ون -
سپیشل ڈسکاؤنٹ رزلٹ مکمل سیٹ -/3900 روپے
احمد الیکٹرونکس گول چکر ساہیوال
فون نمبر 0441-62766

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

جنرل پرویز مشرف نے اقتدار سنبھال لیا

نواز شریف اور دیگر اہم شخصیات کو حفاظتی حراست میں گھروں پر نظر بند کر دیا گیا

جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے سربراہ اور پاک آرمی کے چیف آف سٹاف جنرل پرویز مشرف کی سرگردگی میں فوج نے ملک کا کنٹرول سنبھال لیا ہے وزیر اعظم نواز شریف کو حفاظتی حراست میں لیکران کے گھر پر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ ہوائی اڈوں سمیت اہم مقامات پر فوجی آگئے ہیں۔ ٹیلی ویژن سٹیشنوں پر فوج نے قبضہ کرلیا۔ ٹیلی ویژن کی نشریات قریباً دو گھنٹے معطل رہیں۔ موبائل ٹیلی فونوں، فیکس اور دیگر مواصلاتی رابطے منقطع کر دیئے گئے۔ صدر اور وزراعظم سمیت اہم شخصیات کے ٹیلی فون کاٹ دیئے گئے۔

جنرل مشرف کو ہٹانے کے اعلان کے دو گھنٹے بعد

نواز شریف کی حکومت نے سہ پہر کے بعد اعلان کیا کہ آرمی چیف جنرل پرویز مشرف کو ہٹا دیا گیا ہے اور ان کی جگہ آئی ایس آئی کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل خواجہ ضیاء الدین کو پاک آرمی کا سربراہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس اعلان کے دو گھنٹے کے بعد پاک فوج نے کارروائی شروع کر دی۔

جنرل پرویز مشرف کا قوم سے خطاب

جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے سربراہ اور پاک آرمی کے چیف جنرل پرویز مشرف نے 12-اکتوبر کو نصف شب کے بعد قوم سے انگریزی میں مختصر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی صورت حال مکمل طور پر پرسکون مستحکم اور کنٹرول میں ہے۔ مسلح افواج نے ملک کو مزید عدم استحکام سے بچانے کیلئے یہ کارروائی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جو غیر یقینی اور انتشار کی کیفیت تھی اس سے سب آگاہ ہیں۔ تمام ادارے تباہ کر دیئے گئے۔ ملک کی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی۔ خود غرضانہ پالیسیاں اختیار کی گئیں جس نے فیڈریشن کو نقصان پہنچایا انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج ملکی صورت حال کے بارے میں اپنی تمام پریشانیوں سے وزیر اعظم کو آگاہ کرتی رہی۔ مگر اس کے مشوروں کو کبھی صحیح جذبے سے نہ سنا گیا آرمی نے قوم کی تعمیر و ترقی میں ہمیشہ اپنا تعاون پیش کیا اس کے نتائج سے آپ آگاہ ہیں۔ مگر آرمی کی ان تمام کوششوں کا کوئی ٹھوس فائدہ نہ ہوا۔ اس کے بعد حکومت نے میرے تمام تر مشوروں کے باوجود آرمی میں مداخلت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور آرمی کے کاموں میں مداخلت شروع کر دی۔ نواز شریف حکومت نے تمام مشوروں کو نظر انداز کر دیا۔ اور آرمی کو غیر مستحکم کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔

جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ میں سری لنکا کے دورے پر تھا اور پی آئی اے کی ایک کمرشل فلائٹ سے کراچی آیا تو طیارے کو کراچی ائرپورٹ پر اترنے کی اجازت نہیں دی گئی اور کہا گیا کہ جہاں جانا ہے چلے جاؤ۔ آخر طیارے میں ایندھن ختم ہو رہا تھا کہ آرمی کے برق رفتار ایکشن کی وجہ سے صورت حال قابو میں آگئی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پورے اخلاص وفاداری اور وطن سے محبت کے نتیجے میں ایک آخری چارۂ کار کے طور پر یہ اقدام کیا ہے۔ جنرل مشرف نے کہا کہ میں اس وقت کوئی لمبا پالیسی بیان نہیں دینا چاہتا۔ تاہم میں جلد ہی اس بارے میں آپ سے مخاطب ہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ملک کی صورت حال کنٹرول میں ہے۔ کوئی غیر ملکی قوت اس صورت حال سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گی۔ آپ کی مسلح افواج کبھی آپ کو مایوس نہیں کرے گی۔ میری درخواست ہے کہ آپ پرسکون رہیں اور ملک کی ترقی کیلئے کام کرتے رہیں۔ میں نے ملک سے اخلاص اور وفاداری سے جو قدم اٹھایا ہے اس کو ملک کی تمام مسلح افواج کی تائید حاصل ہے۔ فوج ملک کا آخری معتبر ادارہ ہے جس پر آپ کو فخر ہے۔ اور جس نے ہمیشہ ملک کے استحکام، یکجہتی اور اتحاد کیلئے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ مسلح افواج اپنے خون کے آخری قطرے تک ملک کی حفاظت کریں گی۔ اور اس کے مستقبل کو روشن تر بنانے میں اپنی تمام قوتیں صرف کر دیں گی۔

تمام بنک بند

سٹیٹ بنک کی طرف سے جاری کردہ اعلان کے مطابق 13-اکتوبر کو ملک کے تمام بنک اور مالیاتی ادارے بند کر دیئے گئے۔

فوج کا پیمانہ صبر لبریز

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج نے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے پر ایکشن لیا۔ نواز شریف نے خاندانی راج قائم کر کے جمہوریت کو تباہ کیا۔ ایسا لگتا تھا ملک میں کوئی قانون ہی نہیں۔ ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیل دیا گیا بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہوا اس کا تعلق کارگل سے نہیں۔ نواز شریف کے طرز عمل سے ہے۔ پہلے چیف جسٹس اور پھر آرمی چیف کے ساتھ ایسا کیا۔

ملک بھر میں جشن سڑکوں پر بھنگڑے

ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ نواز شریف کی حکومت ختم ہونے پر ملک بھر میں جشن منایا جا رہا ہے لوگوں نے سڑکوں پر بھنگڑے ڈالے اور پاک فوج زندہ باد کے نعرے لگائے۔ لوگوں نے منوں مٹھایاں تقسم کیں۔ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے رہے۔

پنجاب کے سات وزیر گرفتار

پنجاب کی صوبائی کابینہ کے سات وزراء فوج نے گرفتار کر لئے ہیں۔ ان میں وزیر مال شوکت داؤد بھی شامل ہیں شوکت داؤد کو فوج کے اہل کاروں نے اٹھا کر فوجی ٹرک میں پھینکا اور شوکت داؤد کے علاوہ گرفتار ہونے والوں میں چوہدری اقبال، خاکوانی، بشارت سلیم اقبال ڈاہا اور شیخ اعجاز بھی شامل ہیں۔ بعض وزراء روپوش ہو گئے ہیں اور ابھی تک گرفتار نہیں کئے جا سکے روپوش ہونے والوں میں افضل ساہی، رانا اقبال، بنیامین اور مشیر ڈاکٹر اسد اشرف اور الیاس قریشی شامل ہیں۔

ربوہ: 13 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 14-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-40
جمعہ 15-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-48
جمعہ 15-اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-09

ماڈل ٹاؤن اور رائے ونڈ میں بھی

لاہور میں ماڈل ٹاؤن اور رائے ونڈ فارم پر بھی فوج پہنچ گئی۔ ٹیلی فون کاٹ دیئے گئے۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے موجود پولیس اہلکار نہتے کر دیئے گئے۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ ہاؤس میں شام سات بجے فوج داخل ہوگئی۔ گورنر ہاؤس سے پولیس کو نکال دیا گیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone
021-7724606-7-9
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

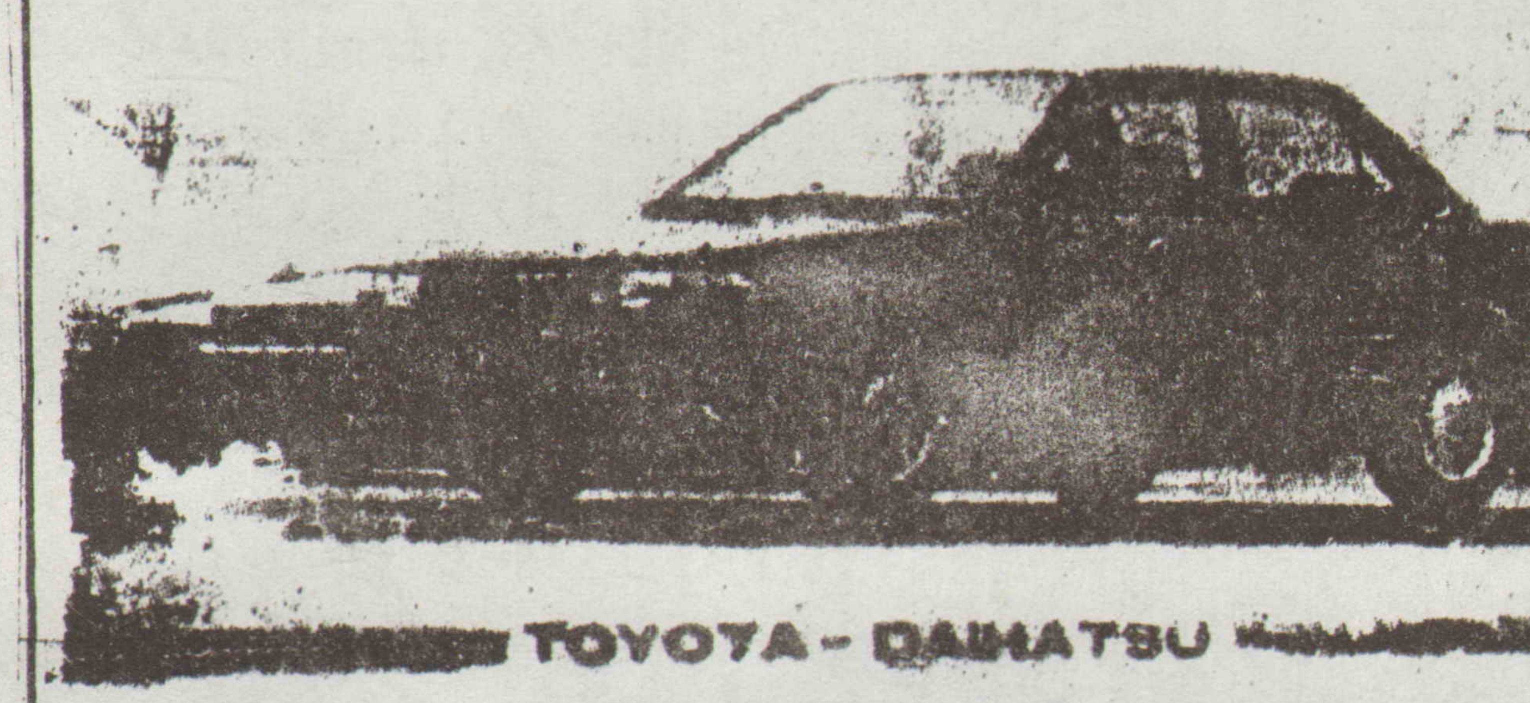

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ
کراچی نمبر 3
فون: 021-7724606
7724607-7724609